مقاصد شریعت کی ضرورت اور اہمیت

محمد نواز*

مقاصد شریعت ان بنیادی مقاصد و اغراض کو کہا جاتا ہے جو شریعت اسلامیہ کے تمام احکام میں بالواسطہ یا بلاواسطہ مقصود ہوتے ہیں۔ مسلمان ہونے کے ناطے ہمیں احکام شریعت کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے احکام کے طور پر ماننا اور تسلیم کرنا چاہئے۔ اگر ان احکام میں کوئی حکمت یا مصلحت نہ بھی ہو تو بھی ان کے مبنی برحق ہونے پر ایمان رکھا جائے۔ ان احکام میں حِکَم کو جاننا یا نہ جاننا ایمان لانے اور اس پر عمل کرنے کی شرط نہیں ہونی چاہئے۔ احکام شریعت کے ماننے یا نہ ماننے کا دارومدار انسان کی اپنی عقل پر موقوف نہیں ہونا چاہئے۔ ایک مسلمان کا فقط یہ کام ہونا چاہئے کہ اگر ثابت ہو جائے کہ یہ اللہ تعالیٰ یا اس کے رسول ﷺ کا حکم ہے تو وہ بات اس کے لئے حرف آخر ہونی چاہئے۔ اگر اس حکم کی کوئی حکمت سمجھ آ جائے تو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیے اس سے ایمان میں یقیناً پختگی آئیگی۔ اگر اس کی حکمت سمجھ نہ آئے تو اسے اپنی عقل کی کمزوری تصور کیا جائے۔

اللہ تعالیٰ نے اس بات کو یوں واضح کیا ہے:

﴿فَلَا وَ رَبِّکَ لَا یُؤْمِنُوْنَ حَتّٰی یُحَکِّمُوْکَ فِیْمَا شَجَرَ بَیْنَهُمْ ثُمَّ لَا یَجِدُوْا فِیْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَیْتَ وَیُسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا﴾ (۱)

''ہرگز نہیں: آپ ﷺ کے رب کی قسم ہے کہ وہ اس وقت تک مؤمن نہیں ہو سکتے جب تک وہ آپس کے جھگڑوں میں آپ ﷺ کے فیصلوں کو تسلیم نہیں کرتے۔ پھر وہ آپ ﷺ کے فیصلوں پر اپنے دل میں ذرہ برابر بھی تنگی محسوس نہ کریں اور اس فیصلے کے سامنے سر تسلیم خم کر لیں۔''

جب فیصلہ اپنی خواہش کے مطابق نہ ہو تو دل میں تنگی محسوس ہوتی ہے کیونکہ عقل اس کو سمجھنے سے قاصر ہوتی ہے اور اہل ایمان کو ایمان کی تکمیل اور پختگی کیلئے حکم دیا گیا ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کے فیصلوں کو ہر صورت درست تسلیم کریں۔

لیکن اس کے باوجود احکام شریعت کی مصالح کو جاننے کی کوشش کرنا مقربان بارگاہ ایزدی کا طریقہ رہا ہے جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی:

﴿رَبِّ اَرِنِیْ کَیْفَ تُحْیِ الْمَوْتٰی قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ قَالَ بَلٰی وَلٰکِنْ لِّیَطْمَئِنَّ قَلْبِیْ﴾ (۲)

''اے میرے رب: تو مجھے دکھا کہ تو مردوں کو کیسے زندہ کرتا ہے (اللہ تعالیٰ نے) فرمایا، کیا تو اس پر یقین نہیں رکھتا۔ (حضرت ابراہیمؑ نے) عرض کیا کہ میرا اس پر پختہ ایمان ہے لیکن یہ سوال اس لئے کیا

*اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ علوم اسلامیہ، گجرات یونیورسٹی، گجرات، پاکستان

ہے کہ میرا دل مطمئن ہو جائے۔"

انسان بے شمار یقینی اور قطعی امور پر پختہ ایمان رکھتا ہے لیکن جب انہیں اپنی آنکھوں سے دیکھ لیتا ہے تو اسے زیادہ اطمینان قلبی نصیب ہوتا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام جب حضرت خضرؑ سے الگ ہونے لگے تو حضرت خضر نے انہیں کہا کہ میں ان سب کی حکمت بتائے دیتا ہوں اور فرمایا:

﴿وَمَا فَعَلْتُهُ عَنْ اَمْرِیْ﴾ (۳)

"میں نے یہ کام اپنی مرضی سے نہیں کیا۔ (بلکہ سب اللہ تعالیٰ کے حکم سے کیا)"

حضرت خضرؑ کو علم تھا کہ حضرت موسیٰؑ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے میرے پاس آئے ہیں اور جانتے ہیں کہ یہ کام میں نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے کئے ہیں لیکن پھر بھی مناسب سمجھا کہ ان افعال کی حکمت اور مصلحت حضرت موسیٰؑ کو بتا دی جائے تاکہ ان کے قلبی اطمینان میں اضافہ ہو جائے۔

ان دو مثالوں سے واضح ہوتا ہے کہ احکام شریعت کی حکمتیں جاننے کی خواہش رکھنا اور اس کی ضرورت محسوس کرنا ایک فطری امر ہے۔ اگر کسی مؤمن کو یہ مصالح اور حکم معلوم ہو جائیں تو وہ زیادہ اطمینان اور زیادہ قوت کے ساتھ ان احکام پر عمل پیرا ہو سکتا ہے اور اسے دوسروں تک بہتر انداز میں پہنچا سکتا ہے۔ (۴)

مقاصد شریعت اسلامیہ، اُحکام اور حِکَم اور حاکم اور محکوم کے درمیان پختہ تعلق اور رابطہ پیدا کرتے ہیں۔ یہ شریعت اسلامیہ کے خصائص اور امتیازات کو بیان کرتے ہیں۔ اللہ کی بندگی کو ثابت کرتے ہیں جو سب سے بڑا مقصدِ شریعت ہے۔

ذیل میں مقاصد شریعت کی اہمیت و افادیت پر بحث دو طرح سے کی جاتی ہے:

الف: عام مسلمان کیلئے مقاصد شریعت کی اہمیت

ب: مجتہد کیلئے مقاصد شریعت کی اہمیت

الف: عام مسلمان کیلئے مقاصد شریعت کی اہمیت:

ایک عام اور سادہ مسلمان کیلئے مقاصد شریعت کی اہمیت مندرجہ ذیل پہلوؤں سے واضح ہوتی ہے۔

۱- ایمان کی پختگی:

مقاصد شریعت کو جاننے سے ایک عام مسلمان کا اللہ تعالیٰ کی ذات پر ایمان پختہ ہو جاتا ہے اور اس کے دل و دماغ میں اسلامی عقیدہ راسخ ہو جاتا ہے جس سے وہ احکام شریعت پر عمل کرنے کو اپنے لئے کافی وشافی سمجھتا ہے وہ عصر حاضر میں بالخصوص اپنے دین پر فخر کرتا ہے۔ (۵)

۲- خالق کے مقصد تخلیق کی تکمیل:

اللہ تعالیٰ کا انسانی تخلیق کا مقصد اول اس کی بندگی کرنا ہے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے یوں کیا ہے:

﴿ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ ﴾(٦)

''میں نے جن اور انسان کو صرف اپنی عبادت کیلئے پیدا کیا ہے۔''

جس طرح انسان تکوینی لحاظ سے اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں وہ مقاصد شریعت کا عرفان حاصل کر کے شرعی اور دینی اعتبار سے بھی اللہ تعالیٰ کے بندے بن جاتے ہیں۔

عزالدین نے ''قواعد الاحکام'' کی تالیف کی غرض وغایت بیان کرتے ہوئے لکھا ہے:

" اَلْغَرَضُ بِوَضْعِ هٰذَا الْكِتَابِ بَيَانُ مَصَالِحِ الطَّاعَاتِ وَالْمُعَامَلَاتِ وَسَائِرِ التَّصَرُّفَاتِ، لِيَسْعَى الْعِبَادُ فِيْ كَسْبِهَا، وَبَيَانُ مَقَاصِدِ الْمُخَالَفَاتِ، لِيَسْعَى الْعِبَادُ فِيْ دَرْئِهَا وَبَيَانُ مَصَالِحِ الْمُبَاحَاتِ، لِيَكُوْنَ الْعِبَادُ عَلٰى خِيَرَةٍ وَّمَا يُؤَخَّرُ مِنْ بَعْضِ الْمَفَاسِدِ عَنْ بَعْضٍ، مِمَّا يَدْخُلُ تَحْتَ أَكْسَابِ الْعِبَادِ، دُوْنَ مَالَاقُدْرَةَ لَهُمْ عَلَيْهِ، وَلَا سَبِيْلَ لَهُمْ إِلَيْهِ.

وَالشَّرِيْعَةُ كُلُّهَا نَصَآئِحُ: إِمَّا بِدَرْءِ مَفَاسِدَ، أَوْبِجَلْبِ مَصَالِحَ، فَإِذَا سَمِعْتَ اللّٰهَ يَقُوْلُ: " يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا" فَتَأَمَّلْ وَصِيَّتَهُ بَعْدَ نِدَائِهِ. فَلَا تَجِدُ إِلَّا خَيْرًا يَحُثُّكَ عَلَيْهِ، أَوْشَرًّا يَزْجُرُكَ عَنْهُ أَوْ جَمْعًا بَيْنَ الْحَثِّ وَالزَّجْرِ. وَقَدْأَبَانَ فِيْ كِتَابِهِ مَا فِي بَعْضِ الْأَحْكَامِ مِنَ الْمَفَاسِدِ، حَثًّا عَلَى اجْتِنَابِ الْمَفَاسِدِ، وَمَا فِيْ بَعْضِ الْأَحْكَامِ مِنَ الْمَصَالِحِ، حَثًّا عَلٰى إِتْيَانِ الْمَصَالِحِ." (٧)

''اس کتاب کی تالیف کا مقصد طاعات، معاملات اور تمام تصرفات کی مصالح کو بیان کرنا ہے تاکہ لوگ ان کے حصول کی کوشش کریں، ان احکام کی خلاف ورزی کے مفاسد کو بیان کرنا ہے تاکہ لوگ نافرمانی سے بچ سکیں اور ان مباحات کی مصالح کو بھی بیان کرنا ہے تاکہ لوگ انہیں اختیار کریں اور ان مفاسد کو بھی بیان کرنا ہے جن سے لوگ حسب قدرت واستطاعت اجتناب کر سکیں۔ تمام شریعت بھلائیوں کی طلب کا نام ہے، خواہ یہ بھلائیاں مفاسد دور کر کے حاصل ہوں یا مصالح حاصل کر کے۔ جب آپ اللہ تعالیٰ کا فرمان: ''يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا''۔ ''اے ایمان والو!'' سنو تو اس ندا کے بعد والے حصے میں غور کرو تو وہ تمہیں کسی اچھائی پر آمادہ کرے گا یا کسی برائی سے روکے گا یا بھلائی پر آمادہ کرنا اور برائی سے روکنا دونوں ہوں گے۔ لوگوں کو مفاسد سے بچانے کیلئے بعض احکام کے مفاسد اور مصالح کے حصول کیلئے بعض احکام کی مصالح اس کتاب میں بیان کر دی ہیں۔''

۳-مقاصد شارع سے موافقت:

مسلمان پر لازم ہے کہ وہ قضائے الٰہی پر راضی ہو اور اس کے مقاصد سے موافقت پیدا کرے اور اس طرح رب حکیم ورحیم کو راضی کر کے سعادت دارین سے فیضیاب ہو جائے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا اپنے بندے سے راضی ہو جانا بندے کیلئے دنیا و مافیھا سے بڑھ کر ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿ وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ﴾ (۸)

''رضائے الٰہی کا حصول سب سے بڑی دولت ہے اور یہی سب سے بڑی کامیابی ہے۔''

یہ سب اسی صورت ممکن ہے کہ بندہ حکیم ودانا شارع کے مقصد کو پہچانے تا کہ اس کے مقاصد شارع کے مقاصد کے تابع ہو جائیں۔(۹) اور حیلے اور بہانے کر کے راہ فرار اختیار نہ کرے۔ اگر بندہ مقاصد شارع سے انحراف کرے گا تو اس کا انجام برا ہوگا۔

۴- تبلیغ دین:

مبلغ کیلئے ضروری ہے کہ وہ لوگوں کے سامنے مقاصد شریعت بیان کرے تا کہ لوگ دین کے ساتھ وابستگی کو مضبوط بنائیں۔ شریعت پر عمل کرنے اور تکالیف برداشت کرنے کا جذبہ پیدا ہو کیونکہ طبیعتِ انسانی امور نافعہ کی طرف زیادہ متوجہ ہوتی ہے۔ انبیاء ورسل نے مقاصد شریعت کو بیان کیا مثلاً جب یہ بیان کیا جائے کہ نماز بے حیائی اور برے کاموں سے روکتی ہے اور دل کو سکون اور اطمینان عطا کرتی ہے تو وہ یقیناً نماز کی طرف آئیں گے قرآن نے نماز کے بارے بتایا ہے:

﴿اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ﴾ (۱۰)

''بے شک نماز بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے۔''

اسی طرح جب یہ بیان کیا جائے کہ اللہ تعالیٰ کے ذکر سے دلوں کو اطمینان ملتا ہے تو:

﴿ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ﴾ (۱۱)

''جب کہا جائیگا تو یقیناً لوگ اللہ تعالیٰ کا ذکر کریں گے۔''

جب لوگوں کو بتایا جائے کہ فحاشی سے مسلمانوں کے مابین بگاڑ پیدا ہوتا ہے، اس سے ہنستے مسکراتے گھر ویران ہو جاتے ہیں اور اولاد نافرمان ہو جاتی ہے تو جب لوگوں کو اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان سنایا جائے:

﴿ وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰٓى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَّسَآءَ سَبِيْلًا﴾ (۱۲)

''زنا کے قریب نہ جاؤ کیونکہ اس سے فحاشی پھیلتی ہے اور یہ انتہائی برا عمل ہے) تو یقیناً لوگ زنا سے اجتناب کریں گے۔''

مبلغ کو چاہئے کہ وہ "اَلْاَهَمُّ فَالْاَهَمُّ" کے اصول پر عمل پیرا ہو کر ضروریات کو حاجیات اور تحسینیات پر، اصول کو تابع پر اور مصلحت عامہ کو مصلحت خاصہ پر مقدم رکھے۔ اسی طرح ضرر اصغر کے مقابلے ضرر اکبر سے لوگوں کو زیادہ ڈرائے اور لوگوں کے عقل وفہم کے مطابق ان سے گفتگو کرے۔(۱۳)

امام شوکانی(۱۴) نے اللہ تعالیٰ کے دین کی دعوت کے سلسلے میں مقاصد کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے کہا ہے کہ مبلغ کو نبی کریم ﷺ کی کامل پیروی کرنا چاہئے کہ آپ ﷺ کا بڑا مقصد تیسیر تھا نہ کہ تعسیر، تبشیر تھا نہ کہ تنفیر، کیونکہ اس عمل سے جلب مصالح اور دفع مفاسد ہوتا ہے شارع کی شریعت پر راضی ہونے والے عالم کو چاہئے کہ مکارم اخلاق کی تکمیل کرتے ہوئے اپنا سب سے بڑا مقصد لوگوں کیلئے مصالح دینیہ کے حصول اور دفع مفاسد کو بنائے۔(۱۵)

ب: مجتہد کیلئے مقاصد شریعت کی اہمیت:

مجتہد کیلئے مقاصد شریعت کو صرف جاننا اور سمجھ لینا ہی کافی نہیں بلکہ اس کے پاس ایسا ملکہ ہونا چاہئے کہ وہ مقاصد شریعت کا ادراک کر سکے اور ان کی مدد سے مسائل کا استنباط کر سکے۔ اکثر اصولیین نے مجتہد کیلئے مقاصد شریعت کی اہمیت کا ذکر کیا ہے جن میں سے چند کا ذکر ذیل میں کیا جاتا ہے:

۱- امام شافعی (۱۶):

امام جوینی نے امام شافعی کا قول نقل کرتے ہوئے لکھا ہے کہ مجتہد کے سامنے جب کوئی مسئلہ پیش ہو تو اولاً اس کا حکم کتاب اللہ سے تلاش کرے۔ اگر اس کا حکم کتاب اللہ سے نہ ملے تو وہ احادیث متواترہ کی طرف رجوع کرے۔ اگر حکم ان احادیث سے مل جائے تو ٹھیک ہے ورنہ اخبارِ احاد کی طرف رجوع کرے...... اگر مطلوب حکم ان مآخذ سے نہ ملے تو قیاس کی طرف جانے کی بجائے کلیات شریعت اور اس کی مصالح عامہ میں غور وفکر کر کے حکم لگائے۔(۱۷)

۲- امام جوینی (۱۸):

ایک مجتہد کیلئے مقاصد شریعت کی اہمیت کے بارے جوینی لکھتے ہیں کہ مقاصد شریعت اور ان کے قواعد عامہ لوگوں کو ظلم وستم سے بچاتے ہیں کیونکہ ایسی صورت حال میں لوگ طلب انصاف کیلئے معتمد علیہ مفتی کی جانب رجوع کرتے ہیں جو انہیں درست راستے کی طرف گامزن کرتا ہے اور وہ مفتی ومجتہد جو اوامر ونواہی میں مقاصد شریعت کا خیال نہیں رکھتا تو وہ حقیقت میں شرعی بصیرت سے خالی ہوتا ہے۔(۱۹)

۳- امام غزالی (۲۰):

امام غزالی نے لکھا ہے کہ جس مجتہد نے مقاصد شریعت کا احکام میں لحاظ رکھا اسی نے حق کو پایا ہے۔(۲۱)

۴-عزالدین (۲۲):

عزالدین لکھتے ہیں کہ جو جلب مصالح اور درء مفاسد کیلئے مقاصد شریعت میں تتبع کرتا ہے تو اسے یقین ہو جاتا ہے کہ مصلحت کا حصول اور مفسدت سے بچاؤ ضروری ہے اگرچہ اس کی تأیید اجماع، قیاس اور نص وغیرہ نہ بھی کریں۔ اگر مجتہد شرعی مقصد کو سمجھ جائے تو پھر یہ اس کیلئے اور بھی زیادہ ضروری ہو جاتا ہے۔ مصالح اور مفاسد کی صحیح پہچان اور ان کے مابین ترجیحی پہلو صرف وہی تلاش کر سکے گا جو شریعت اور مقاصد شریعت میں یدِ طولیٰ رکھتا ہے۔ (۲۳)

۵- تقی الدین سبکی (۲۴):

سبکی نے مجتہد کیلئے ممارست اور مقاصد شریعت کا تتبع لازمی شرط قرار دیا ہے۔ (۲۵)

۶- ابن تیمیہ (۲۶):

حقیقت میں عالم وہ شخص ہے جو حکمت شریعت، اس کے مقاصد اور محاسن کو بطریق احسن سمجھ سکے۔ ابن تیمیہ لکھتے ہیں:

"مَنْ فَهِمَ حِكْمَةَ الشَّارِعِ كَانَ هُوَ الْفَقِيهُ حقًّا." (۲۷)

''اصل فقیہ وہ شخص ہے جو شارع کی حکمت کو سمجھے۔''

۷-ابن قیم (۲۸):

ابن قیم نے مجتہد کیلئے مقاصد شریعت کی سوجھ بوجھ کو شرط قرار دیا ہے اور لکھا ہے کہ وہ قیاس صحیح اور غیر صحیح میں فرق مقاصد شریعت کی بنیاد پر ہی کر سکتا ہے اور یہ ملکہ اسے تب حاصل ہو گا جب وہ شریعت کے اُسرار اور اس کے مقاصد سے باخبر ہو گا۔ (۲۹)

۸-شاطبی (۳۰):

شاطبی نے مجتہد کیلئے دو شرائط ذکر کی ہیں۔

i- مقاصد شریعت کی کامل فہم ہونا۔

ii- مقاصد شریعت سے اپنے فہم کے مطابق استنباط کی صلاحیت ہونا۔ (۳۱)

شاطبی نے مزید لکھا ہے کہ جب انسان تمام مسائل شریعت میں شارع کے قصد کو سمجھنے کے قابل ہو جائے تو وہ احکام الٰہی کی تعلیم اور افتاء میں نبی کریم ﷺ کے خلیفہ کے قائم مقام بن جاتا ہے۔ (۳۲) اگر ایک مجتہد عالم مقاصد شریعت کو سمجھنے کے باوجود ان سے غفلت برتے تو وہ اپنے اجتہاد میں غلطی کا ارتکاب کرے گا۔ (۳۳)

مجتہد کیلئے مقاصد شریعت کی ضرورت کی وجوہات:

مجتہد کیلئے مقاصد شریعت کی ضرورت پانچ وجہ سے ہوسکتی ہے۔

ا-نصوص کی تفسیر اوران کی ادلہ کو سمجھنا:

صحابہؓ وتابعینؒ نبی کریم ﷺ سے نصوص شریعت اوران کے مقاصد کو سمجھتے اور سیکھتے تھے۔انہیں نصوص اوراحکام کے استنباط کے قواعد کو منضبط کرنے کی ضرورت نہ تھی۔ بقول ابن خلدون (۳۴) ان لوگوں کو ملکۂ لسانی حاصل تھا جس کے ذریعے وہ الفاظ کے معانی اور مفاہیم بآسانی سمجھ لیتے تھے اوراحکام مستنبط کرنے کیلئے ضروری قوانین یعنی نصوص شریعت ان کے ذہنوں میں موجود تھے...... جب اسلاف کا زمانہ ختم ہوگیا اورعلوم شریعت نے صنعت کا درجہ حاصل کرلیا تو فقہاء ومجتہدین نے ادلہ شریعت سے احکام مستنبط کرنے کیلئے باقاعدہ کتب اصول فقہ تحریر کیں۔(۳۵)

یہ بات مسلم ہے احکام شریعت کا مقصد اللہ تعالیٰ کی بندگی، مصالح عباد اوران سے دفع فساد کو یقینی بنانا ہے۔جب نصوص شریعت ہی ان مقاصد شریعت کی تحدید کرتے ہیں تو نصوص کو سمجھ کر ہی ایک مجتہد اس سے احکام مستنبط کرسکے گا۔

لہٰذا مقاصد شریعت کی روشنی میں نصوص شریعت کو سمجھنا آسان ہوتا ہے کیونکہ الفاظ اور عبارات کے معانی اور مدلولات متعدد ہوسکتے لیکن مقاصد شریعت نصوص سے شارع کی منشاء کے مطابق معانی سمجھنے میں مدد دیتے ہیں۔(۳۶)

۲-متعارض دلائل کے درمیان ترجیح اوران کے درمیان تطبیق کرنا:

احکام شریعت میں تعارض نہیں ہوتا لیکن بعض اوقات ظاہری طور پر یا دیکھنے والے کو احکام اورادلہ شریعت کے درمیان تعارض نظر آتا ہے اس ظاہری تعارض کو دور کرنے کیلئے مجتہد مقاصد شریعت سے مدد لے سکتا ہے۔

جب ایک مجتہد کو ایک غیر معارض دلیل مل جائے جس پر اس کا دل مطمئن ہو تو وہ اس کے مطابق حکم لگاتا ہے۔اگر اسے تحقیق وتحری کے بعد کوئی معارض دلیل مل جائے تو وہ ان دونوں دلیلوں کے درمیان تطبیق یا ترجیح کا پہلو نکالتا ہے اور مقاصد شریعت اس سلسلے میں اس کی درست راہنمائی کرتے ہیں۔(۳۷)

گویا مقاصد شریعت مسلمانوں کے مابین اختلاف اورنزاع کی کمی کا ذریعہ ہیں۔

۳-غیر منصوص واقعات سے متعلقہ احکام کی پہچان:

ایک مجتہد غیر منصوص واقعات میں حکم جاری کرنے کیلئے قیاس، استصلاح اوراستحسان کے ذریعے انتہائی کوشش کے ساتھ شریعت کے اہداف ومقاصد کو تلاش کرتا ہے اورانہی مقاصد شریعت کو معیار بنا کرفتویٰ صادر کرتا ہے۔

چونکہ معاشرہ ہمیشہ ایک حالت پر نہیں رہتا بلکہ اس میں ہمیشہ تبدیلی اورارتقاء جاری رہتا ہے اور نئے نئے مسائل جنم لیتے رہتے ہیں۔مقاصد شریعت کا علم مجتہد کیلئے شریعت کا دائرہ وسیع کردیتا ہے اس کیلئے الفاظ کی خصوصیات اور مقاصد

شریعت کی اہمیت کو اجاگر کرتا ہے۔

احکام کی تخریج کیلئے مجتہد کا مقاصد شریعت کا جاننا ضروری ہے جبکہ مُقلِّد فقیہ کیلئے بھی ان کا علم ضروری ہے کیونکہ اس کے امام کی فقہ کی بنیاد بھی انہی پر ہے وہ مقاصد شریعت کو سمجھے بغیر اور مصالح کا خیال رکھے بغیر اس فقہ کے مطابق فیصلہ نہیں دے سکتا۔(۳۸) حتیٰ کہ جدید اور معاصر قضایا میں فیصلہ صادر کرنے کیلئے بھی مقاصد شریعت عامہ کا علم ضروری ہے۔ (۳۹)

۴-احکام شریعت کو زمان ومکان کے مطابق سمجھنا:

اسلام نے احکام شریعت کے سلسلے میں زمان ومکان کا خاص خیال رکھا ہے اور اس میں انسانی استطاعت کو بھی فراموش نہیں کیا۔قرآن کہتا ہے:

﴿ فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ. ﴾ (۴۰)

''اپنی استطاعت کے مطابق اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔''

انسانی قوت برداشت وتحمل کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا. ﴾ (۴۱)

''اللہ تعالیٰ کسی بھی ذی روح کو اس کے استطاعت اور برداشت کے مطابق مکلف بناتا ہے۔''

مجتہد کو نصوص شریعت کے درست فہم اور ان کے بین حالات وواقعات کے مطابق تطبیق کیلئے مقاصد شریعت کے علم کی ضرورت ہوتی ہے۔(۴۲) اسی لئے شریعت کی مصالح کی رعایت تبھی ممکن ہوسکتی ہے۔جب عرف عام اور مکلفین کی عادات واطوار کا درست علم حاصل ہو۔(۴۳) نصوص شریعت کا تبدیلیٔ احوال واعراف کے ساتھ گہرا تعلق اور ربط موجود ہے ایک مسلمان تبدیلیٔ احوال میں انتشار اور فتنہ سے بچ جاتا ہے کیونکہ اس کیلئے حالات کے مطابق احکام موجود ہوتے ہیں۔

لہٰذا مقاصد شریعت کی روشنی میں مجتہد حالات وواقعات کے مطابق درست فیصلہ دینے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

۵-احکام شریعت میں اعتدال وتوازن کا قیام:

تمام احکام شریعت میں اعتدال اور توازن موجود ہے۔جج،عالم،فقیہ اور مجتہد کیلئے ضروری ہے کہ وہ ہر وقت مقاصد شریعت کو اپنی نگاہوں کے سامنے رکھے تا کہ ان کی روشنی میں عدل وانصاف اور حق وصداقت تک رسائی ممکن ہو کیونکہ ''یہی مقاصد شریعت ہی وہ محکمات (۴۴) ہیں جن کی طرف متشابھات (۴۵) لوٹتی ہیں اور وہ کلیات ہیں جن کی طرف جزئیات لوٹتی ہیں۔(۴۶) اور احکام اعتدال وتوازن پر قائم رہتے ہیں۔

مقاصد شریعت کا علم بالعموم ایک مسلمان اور بالخصوص ایک مجتہد کا گمشدہ خزانہ ہے اسے جہاں سے ملے وہ اس کا زیادہ مستحق ہے۔یہ وہ مشعل ہے جس سے وہ مسائل کی ادق راہوں میں اکتساب نور سے اپنی منازل کو آسان بناتا ہے۔

خلاصہ بحث:

☆ حقیقی اور مطلوب ایمان تو یہ ہے کہ احکام شریعت میں پائی جانے والی مصالح کا علم نہ بھی ہو تو انہیں "مِنْ وَعَنْ" درست تسلیم کر کے، ان پر عمل کیا جائے لیکن ان احکام کی مصالح اور حِکَم تلاش کرنا ممنوع نہیں ہے۔

☆ اگر احکام شریعت کی مصالح کا علم ہو جائے تو اس سے ایمان کی مضبوطی، مقصدِ تخلیق سے آ گاہی، شارع کے مقاصد سے موافقت اور تبلیغ دین کے سلسلے میں مدد لی جاسکتی ہے۔

☆ مقاصد شریعت کا علم ایک مجتہد فقیہ کیلئے اس طرح ضروری ہے جس طرح ایک فوجی کیلئے اسلحہ ضروری ہے۔

☆ امام شافعی، امام جوینی، امام غزالی، عزالدین، سبکی، ابن تیمیہ، ابن قیم اور شاطبی وغیرہ ائمہ کرام نے مجتہدین کیلئے مقاصد شریعت کا علم ضروری قرار دیا ہے۔

☆ مقاصد شریعت کے ذریعے نصوص کی تفسیر، ادلہ متعارضہ کے درمیان ترجیح اور تطبیق، غیر منصوص واقعات سے متعلقہ احکام کی پہچان، احکام شریعت میں اعتدال و توازن قائم کرنے اور انہیں زمان و مکان کے مطابق سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔

حواشی وحوالہ جات

۱- سورۃ النساء۴:۶۵

۲- سورۃ البقرۃ۲:۲۶۰

۳- سورۃ الکہف۱۸:۸۲

۴- غازی، محمود احمد، ڈاکٹر، محاضرات فقہ، الفیصل ناشران وتاجران کتب، لاہور، ۲۰۰۵ء، ص ۲۹۵-۲۹۸

۵- بدوی، یوسف احمد محمد، مقاصد الشریعہ عند ابن تیمیہ، دار النفائس، عمان، اردن، ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۰ھ، ص ۱۰۳

۶- سورۃ الذّٰاریات۵۱:۵۶

۷- عزالدین، عبدالعزیز بن عبدالسلام، قواعد الاحکام، دار ابن حزم، بیروت، لبنان، ۱۴۲۴ھ/۲۰۰۳ء، ص ۱۴

۸- سورۃ التوبہ۹:۷۲

۹- یوسف حامد عالم، المقاصد العامۃ للشریعۃ الاسلامیۃ، المعہد العالمی للفکر الاسلامی، الطبعۃ الاولی، ۱۴۱۲ھ/۱۹۹۱ء، ص ۱۰۶

۱۰- سورۃ العنکبوت۲۹:۴۵

۱۱- سورۃ الرعد۱۳:۲۸ ترجمہ: یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ کے ذکر سے دلوں کو اطمینان ملتا ہے۔

۱۲- سورۃ الاسراء۱۷:۳۲

۱۳- مقاصد الشریعۃ عند ابن تیمیہ، ص ۱۰۵

۱۴- یہ محمد بن علی بن محمد بن عبداللہ شوکانی (۱۱۷۳ھ-۱۲۵۰ھ) ہیں جو یمن کے مشہور عالم فقیہ اور مجتہد تھے۔ "نیل الاوطار، البدر الطالع، فتح القدیر اور ارشاد الفحول آپ کی مشہور کتب ہیں۔ (الاعلام: زرکلی، خیر الدین، دار العلم للملایین، بیروت، لبنان، ۱۹۸۹ء، ج:۶، ص ۲۹۸)

۱۵- مقاصد الشریعۃ عند ابن تیمیہ، ۱۰۵

۱۶- شافعی اسلامی فقہ میں امام ابوعبداللہ محمد بن ادریس شافعی کے مذہب کی طرف نسبت کی وجہ سے شافعی کہلائے کیونکہ آپ نے اسی مذہب کے مطابق تعلیم حاصل کی اور اسی کے مطابق تدریس اور افتاء کا فریضہ سرانجام دیا اور مذہب شافعی کے مطابق کتب بھی تحریر کیں۔

۱۷- جوینی، عبدالملک بن عبداللہ بن یوسف، ابوالمعالی، البرھان، مطابع الدوحۃ الحدیثۃ، قطر، ۱۳۹۹ء، ۲/۶۴۷-۷۷۲؛ غزالی، محمد بن محمد بن محمد، ابوحامد، حجۃ الاسلام، امام، المنخول، دار الفکر، دمشق، ۱۴۰۰ھ/۱۹۸۰ء، ص ۴۹۸

۱۸- یہ عبدالملک بن عبداللہ بن یوسف بن محمد الجوینیؒ امام الحرمین (۴۱۹ھ-۴۷۸ھ) عظیم شافعی عالم ہو گزرے ہیں۔ نیشاپور میں "جوین" نامی جگہ میں پیدا ہوئے۔ عالم اسلام کا مشہور "مدرسہ نظامیہ" نظام الملک نے آپ ہی کیلئے بنایا تھا۔ یہاں آپ نے تدریس کی۔ متعدد کتب تالیف کیں۔ (الاعلام ۱۶۰/۴؛ ابن خلکان: احمد بن محمد بن ابی بکر، شمس الدین، ابوالعباس، وفیات الاعیان وابناء ابناء الزمان، داراحیاء التراث العربی، بیروت، لبنان، ۱۴۱۷ھ/۱۹۹۷ء، ۸۱/۸۰/۲)

۱۹- جوینی، عبدالملک بن عبداللہ بن یوسف، ابوالمعالی، الغیاثی، مطبعۃ نھضۃ، مصر، ۱۴۰۱ھ، ص ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۹۳، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۳، ۴۳۵

۲۰- یہ محمد بن محمد (۴۵۰ھ-۵۰۵ھ) ہیں جو امام غزالی کے نام سے مشہور ہیں آپ ایک فلسفی، صوفی، اصولی تھے۔ آپ کو حجۃ الاسلام کہا جاتا ہے متعدد تصانیف میں سے احیاء علوم الدین، تہافتہ الفلاسفۃ، المستصفی، الوجیز، المنخول اور شفاء الغلیل زیادہ مشہور ہیں۔ (الاعلام، ۲۲/۷)

۲۱- مقاصد الشریعۃ عند ابن تیمیہ، ص ۱۰۷

۲۲- یہ عبدالعزیز بن عبدالسلام (۵۷۷ھ-۶۶۰ھ) ہیں جو عزالدین بن عبدالسلام کے لقب سے مشہور ہیں انہیں نے مقاصد شریعت پر بنیادی اور ابتدائی کام کیا اور اس سلسلے میں اپنی کتاب ''قواعد الاحکام'' دو جلدوں میں تحریر کی۔ الاعلام، ۲۱/۴

۲۳- عزالدین، عبدالعزیز بن عبدالسلام، قواعد الاحکام، ص ۴۶۳، الفوائد فی اختصار المقاصد، دارالفکر المعاصر، دارالفکر، دمشق، ۱۴۱۶ھ، ص ۵۳

۲۴- یہ علی بن عبدالکافی بن علی بن تمام (۶۸۳ھ-۷۵۶ھ) ہیں جو تاج الدین سبکی کے والد ہیں آپ مفسر، حافظ اور مناظر تھے آپ کی کتب میں الابھاج فی شرح المنہاج زیادہ مشہور ہیں۔ (الاعلام، ۳۰۲/۴)

۲۵- الابھاج فی شرح المنہاج: سبکی، علی بن عبدالکافی بن علی وابنہ، دارالکتب العلمیۃ، بیروت، ۱۴۰۴ھ/۱۹۸۴ء، ۹،۸/۱

۲۶- یہ احمد بن عبدالحلیم بن عبدالسلام بن تیمیہ (۶۶۱ھ-۷۲۸ھ) ہیں جو امام، فقیہ، مجتہد، محدث، حافظ، شیخ الاسلام کے القاب کے حامل ہیں آپ کی شخصیت محتاج تعارف نہیں مشہور کتب منہاج السنۃ، السیاسۃ الشرعیۃ، الصارم المسلول اور مجموع الفتاوی وغیرہ ہیں۔ (الاعلام، ۱۴۴/۱)

۲۷- ابن تیمیہ، احمد بن عبدالحلیم، امام، شیخ الاسلام، بیان الدلیل مکتبہ اضواء النہار، سعودیہ، ۱۹۹۶ء، ص: ۳۵۱، مقاصد الشریعۃ عند ابن تیمیہ: ۱۰۹

۲۸- یہ محمد بن ابی بکر بن ایوب بن سعد زرعی، دمشقی (۶۹۱ھ-۷۵۱ھ) ہیں جو شیخ الاسلام ابن تیمیہ کے شاگرد خاص تھے اور ان کے صحیح پیروکار اور مقلد تھے۔ انہوں نے ابن تیمیہ کی کتب کی تہذیب کی اور ان کے علم کی اشاعت کا ذریعہ بنے آپ کی کتب میں اعلام الموقعین، الطرق الحکمیۃ فی السیاسۃ الشرعیۃ، شفاء العلیل، کتاب الروح اور مفتاح دار السعادۃ زیادہ مشہور ہیں۔ الاعلام، ۵۶/۶

۲۹- ابن قیم، محمد بن ابی بکر، ابوعبداللہ، اعلام الموقعین، مطبعۃ دار السعادۃ، مصر، ۱۳۸۹ھ/۱۹۶۹ء، ۵۷/۲

۳۰- یہ ابراہیم بن موسیٰ بن محمد لخمی غرناطی شاطبی (۷۹۰ھ) ہیں جو ایک مشہور اصولی اور مالکی امام تھے آپ کا تعلق غرناطہ سے تھا آپ کی مشہور کتب ''الموافقات فی اصول الفقہ'' اور ''الاعتصام فی الفقہ'' ہیں (الاعلام، ۷۵/۱)

۳۱- شاطبی، ابراہیم بن موسیٰ، ابواسحاق، الموافقات، دارالفکر العربی مصر، ۱۰۶،۱۰۵/۴

۳۲- الموافقات، ۱۰۷،۱۰۶/۴

۳۳- نظریۃ المقاصد عند الشاطبی، ۳۳۱

۳۴- یہ عبدالرحمٰن بن محمد بن محمد ابن خلدون (۷۳۲ھ-۸۰۸ھ) ہیں جو ایک عظیم فلسفی، مؤرخ، محقق اور ماہر عمرانیات تھے آپ کی متعدد کتب میں ''المقدمہ'' اور تاریخ اسلام پر ان کی کتاب ''العبر ودیوان المبتدأ والخبر فی تاریخ العرب والعجم والبربر'' بہت مشہور ہیں۔ الاعلام، ۳۳۰/۳؛ ابن خلدون، عبدالرحمٰن بن محمد بن محمد، الفیصل ناشران وتاجران کتب، لاہور، ۱۹۹۳ء، ص ۱۱-۱۵

۳۵- مقدمہ تاریخ ابن خلدون،۳۹۴،۳۹۵؛ تاریخ افکار وعلوم اسلامی، راغب الطباخ' اسلامک پبلیکیشنز لاہور' ۱۹۸۳ء ۲/ر۲۷،۲۸

۳۶- مقاصد الشریعۃ عند ابن تیمیہ:۱۱۶ ؛الوجیز فی اصول الفقہ : زیدان' عبد الکریم ,نشر احسان' تہران' ۱۴۲۲ھ،ص ۳۷۸

۳۷- آمدی' علی بن ابی علی محمد بن سالم' سیف الدین' الاحکام، دار الحدیث' خلف الازہر' قاہرہ، ۲۳۹/۴؛ وہبہ، زحیلی' ڈاکٹر' اصول الفقہ الاسلامی' دار الفکر' دمشق' ۱۴۰۶ھ/۱۹۸۶ء، ۲/۱۰۱۷

۳۸- نظریۃ المقاصد عند الشاطبی،ص ۳۳۰

۳۹- مقاصد الشریعۃ عند ابن تیمیہ،ص ۱۲۰

۴۰- سورۃ التغابن ۶۴:۱۶

۴۱- سورۃ البقرہ ۲:۲۸۶

۴۲- اصول الفقہ لوھبہ زحیلی،۲/۱۰۱۷

۴۳- زیدان' عبد الکریم' اصول الفقہ ,نشر احسان' تہران' ۱۴۲۲ھ،ص ۴۰۵

۴۴- محکمات: وہ آیات اور احکام ہیں جن کے مفہوم کے متعلق عربی زبان کے ماہر شخص کو کسی قسم کا تردد یا تذبذب نہ ہو اور ان کا صاف اور صریح مفہوم کے سوا کوئی دوسرا مفہوم ہو ہی نہ سکے۔ (الفوز الکبیر فی اصول التفسیر: دہلوی' احمد بن عبد الرحیم' شاہ ولی اللہ' (مترجم: مولانا سید محمد مہدی حسنی اور مولانا حبیب الرحمٰن صدیقی کاندھلوی)' شیخ محمد بشیر اینڈ سنز' لاہور،ص ۱۴۳)

۴۵- متشابہات: یہ وہ آیات اور احکام ہیں جن سے بیک وقت دو معانی مراد لئے جا سکتے ہوں اور بظاہر ایسا کوئی قرینہ موجود نہ ہو جس سے کسی ایک معنی کے حق میں معین فیصلہ کیا جا سکتا ہو۔ (الفوز الکبیر فی اصول التفسیر،ص ۱۴۳)

۴۶- مقاصد الشریعۃ عند ابن تیمیہ،۱۲۲